صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 23 جون 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
جمعرات 23 جون 2016ء ۔ 17 رمضان 1437 ہجری ۔ 23 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 143

نہ ختم ہونے والے خزانے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ماہ رمضان کا ایک روزہ رکھا تو اس کے اس روزہ کے بدلہ اسے وہ کچھ ملے گا کہ اگر ابتدائے آفرینش سے لے کر دنیا کے ختم ہونے تک کے تمام دنیا والے بھی جمع ہو کر اس طرح کی کھانے پینے والی اشیاء جمع کر لیں تو اس روزہ دار کا بدلہ اس سے بڑھ کر ہو گا۔ جنتیوں سے اس سے بڑھ کر (یعنی ایسے روزے سے بڑھ کر) کچھ اور مطلوب نہیں ہوتا۔

(کنز العمال جلد 8 صفحہ 481 حدیث نمبر 23729)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضا (۔)۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔

اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبویؐ میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاسکتا۔

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(روزنامہ الفضل 25۔ اگست 2010ء)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ 2016ء) بعنوان ''حضرت مسیح موعود کے دعاوی'' کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اول: محترم عبدالعزیز منگلا صاحب
مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور
محترم محمد ایوب قمر صاحب مجلس مقامی ربوہ

دوم: محترم مجید احمد بشیر صاحب
مجلس ڈیفنس ناصر۔ لاہور

سوم: محترم منیر الدین سیال صاحب
مجلس بیت التوحید۔ لاہور

حوصلہ افزائی: محترم زاہد مسعود خان صاحب
مجلس بیت النور۔ لاہور

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

IELTS کلاسز کا آغاز

نظارت تعلیم کے تحت مورخہ 11 جولائی 2016ء سے IELTS کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں رجسٹریشن کا آغاز ہو چکا ہے۔ خواہشمند افراد مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ کورس کے اوقات اور دیگر تفاصیل رجسٹریشن کے وقت بتادی جائیں گی۔

IELTS کلاسز میں داخلہ کیلئے طالب علم کا کم از کم بی اے اور Basic English Course میں داخلہ کیلئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ فون نمبر 047-6212473

registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ 13 مئی 2016ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: بیت محمود مالمو، سویڈن

س: حضور انور نے سویڈن میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب جماعت کی قربانیوں کا تذکرہ کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام بیت محمود رکھا گیا ہے۔ سب مرد وزن نے بڑے اخلاص کا مظاہرہ اس کی تعمیر میں کیا ہے۔ یہ ایک بڑا منصوبہ تھا جبکہ یہاں کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی بہت بڑا منصوبہ تھا۔ کئی بے روزگار بھی ہیں یہاں بوڑھے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کیلئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔

س: احباب جماعت کے قربانی کے جذبہ کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اپنی ضروریات اور تعمیرات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نسبتاً بہتر حالت میں رہنے والے احمدی غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بھی قربانیاں دے رہے ہیں یا غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی معاشی حالات کی وجہ سے قربانیوں کے باوجود جو کمی رہ جاتی ہے اسے بھی بہتر حالت میں رہنے والے احمدی پورا کر کے ان ملکوں کی جماعتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

س: بیت الذکر کی تعمیر کے اخراجات کا ذکر کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! اس بیت الذکر کی تعمیر اور اوپر دو کمروں کی رہائش گاہ، دفاتر، لائبریری وغیرہ پر تقریباً جو مجھے اندازہ خرچ دیا گیا ہے وہ ساڑھے 37 ملین کرونر کا ہے یا 3.2 ملین پاؤنڈ کا تھا۔ سوا تین ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں ہال اور مربی ہاؤس اور کچن وغیرہ بھی بنا ہے۔ ہال کی finishing اب ہو رہی ہے انتظامیہ کا خیال ہے کہ اب کچھ خرچ مزید ہوگا اور آٹھ دس ملین کرونر مزید خرچ ہوں گے۔

س: بیت الذکر کی تعمیر کے لئے احمدی بچیوں نے کس طرح حصہ لیا؟

ج: فرمایا! ایک گیارہ سال کی بچی نے بیت الذکر کے چندہ کیلئے چند سو کرونر پیش کئے جو کافی عرصہ سے جیب خرچ جمع کیا تھا۔ دس گیارہ سال کی بچی نے پانچ سو کرونر اپنے دو پالتو طوطے فروخت کر کے بیت الذکر کیلئے ادا کئے۔ ایک بچی نے اپنا زیور بیت الذکر کیلئے پیش کیا۔ ایک اور واقفہ نو بچی بھی ایسی ہے جس نے تمام زیور اور جیب خرچ کی رقم بیت الذکر کے لئے خدا کے حضور پیش کی۔ ایسی نوجوان بچیاں بھی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنا سارا زیور بیت الذکر کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا۔ بہت سی خواتین نے جن کے خاوندوں نے پہلے ہی اچھے وعدے کئے ہوئے تھے اور ادائیگی مکمل کر دی تھی ان خواتین نے اپنے زیور اور جو جمع پونجی تھی وہ ادا کر دی۔ دو خواتین ایسی تھیں جنہیں مالی قربانی کی استطاعت نہیں تھی یا ان کے پاس کچھ نہیں تھا مگر ان کے پاس پاکستان میں والد کی طرف سے موروثی مکان ملا تھا انہوں نے وہ مکان فروخت کر کے اس کی کل رقم ادا کر دی۔

س: حضور انور نے احمدی بچوں کی بیوت الذکر کی تعمیر اور اس کی اہمیت کے ادراک کا ذکر کرتے ہوئے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حقیقتاً اصل شوق اور ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے جو احمدی بچے ہی سمجھ سکتے ہیں جن کو بچپن سے ہی آنحضرت ﷺ کی اس بات سے یہ ادراک پیدا ہو جاتا ہے کہ بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے اور پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ شہروں کی بہترین جگہیں بیوت الذکر ہیں پھر فرمایا کہ قبیلوں میں بیوت الذکر بناؤ محلوں میں شہروں میں بیوت الذکر بناؤ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ ہم ہر جگہ بیوت الذکر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

س: حضور انور نے ایک احمدی نوجوان کے اعلیٰ خلق کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک خادم نے بیت الذکر کی تعمیر کیلئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدہ ہوگئی اور وعدہ جات کے سلسلہ میں جب ان سے رابطہ کیا گیا تو اس خادم نے کہا کیونکہ میں نے وعدہ کیا تھا اس کی طرف سے اس لئے علیحدگی کے باوجود میں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور ادائیگی کر دی۔

س: مالمو جماعت کے ایک خادم نے بیت الذکر کے لئے کس طرح مالی قربانی کی؟

ج: مالمو جماعت کے ایک خادم جو وقتی نوکری کرتے تھے۔ جب انہیں بیت الذکر کا وعدہ بڑھانے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے دس ہزار کرونر سے بڑھا کر ایک لاکھ کرونر اپنا وعدہ کر دیا اور اگلے ہفتے ہی پچاس ہزار کرونر ادائیگی کیلئے رقم لے کر بیت الذکر میں آ گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتنی رقم کہاں سے جمع کر لی حالات تو ابھی فوراً ایسے نہیں ہیں اور وعدہ بھی کچھ عرصے کیلئے تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی گاڑی بیچ دی ہے اور اس کے علاوہ بھی جو پیسے جمع تھے وہ ادائیگی کیلئے لے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے نتیجہ میں انہیں مستقل نوکری بھی عطا فرما دی اور پہلے سے اچھی اور نئی گاڑی خریدنے کی بھی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

س: بیت الذکر کے کوائف کیا بیان ہوئے؟

ج: فرمایا! اس بیت الذکر کی جگہ اور تعمیر اور گنجائش کے بارے میں بھی مختصر بتا دوں کہ بیت الذکر کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کمپلکس کا کل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔ پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔ بیت محمود کا رقبہ تقریباً پندرہ سو مربع میٹر ہے، سپورٹس ہال ہے ساڑھے سات سو مربع میٹر۔ اس کے علاوہ اور عمارتیں ہیں۔ بیت الذکر کے ہال دو ہیں۔ ہر ایک میں پانچ پانچ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح جو سپورٹس ہال ہے اس میں سات سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے بیوت الذکر کی تعمیر کی بابت کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: اس وقت ہماری جماعت کو بیوت الذکر کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی بیت الذکر قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مومن کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں دین حق کی ترقی کرنی ہو تو ایک بیت الذکر بنا دینی چاہیئے پھر خدا خود مومنوں کو کھینچ لاوے گا یعنی دوسرے مومن بھی آ جائیں گے اور یہاں کے مقامی لوگوں سے بھی تعداد بڑھے گی لیکن شرط یہ ہے کہ قیام بیت الذکر میں نیت باخلاص ہو محض للہ اسے تعمیر کیا جاوے۔

س: بیوت الذکر کو آباد رکھنے کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! بیت الذکر کی آبادی کا مقصد بھی جماعت کی اکائی ہے۔ پس اس اکائی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اتفاق، اتحاد، محبت اور پیار میں بڑھیں اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔

س: باجماعت نماز کے فوائد کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں جب صف بنائیں تو برابر پاؤں رکھیں ایڑھیاں ایک لائن میں ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔

س: بیوت الذکر کی اصل خوبصورتی کیا ہے؟

ج: فرمایا! بیوت الذکر کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

س: باجماعت نماز کی اہمیت بیان کریں؟

ج: احادیث میں ہے کہ آدمی کی باجماعت نماز اس کی اس نماز سے پچیس گنا یا ستائیس گنا بہتر ہے جو وہ اپنے گھر میں یا بازار میں پڑھے۔ جب وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ بیت الذکر کی طرف نکلے اس حال میں کہ اسے صرف نماز ہی نکال رہی ہے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس کے ایک قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور دوسرے پر ایک گناہ دور کر دیا جائے گا اور جب وہ نماز پڑھے گا تو جب تک وہ اپنی جائے نماز میں رہے گا فرشتے اس کیلئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔ اور وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ انتظار کا ثواب نہیں دیتا انتظار کا بھی ثواب ہے۔ پھر فرمایا کہ جو بیت الذکر کو صبح شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔ پس بیوت الذکر میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔

س: متقی بننے کے واسطے کون سے اخلاق رذیلہ کو چھوڑنا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، لوگوں کے حق تلف کرنا، ریاء، عجب، حقارت بخل کے ترک میں پکا ہو۔ اور پھر اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ گندے اور فضول اخلاق جو ہیں ان کو چھوڑے اور عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو اختیار کرے بلکہ اس میں ترقی کرے فرمایا لوگوں سے مروت سے پیش آؤ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے یہ ہیں اخلاق یہ ہے تقویٰ کہ لوگوں سے بھی محبت اور پیار سے پیش آؤ خوش اخلاقی سے پیش آؤ ان سے ہمدردی کرو قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہے۔

س: زکوٰۃ کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اپنے مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور زکوٰۃ کو مخصوص کر کے بھی توجہ دلائی ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں جماعت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں ہے دی جاتی اور یہ دین کا بنیادی حکم ہے اور اس کو چھوڑ کر چندوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے جبکہ یہ خیال غلط ہے۔ زکوٰۃ جس پر فرض ہے اس کو توجہ دلائی جاتی ہے اور بار بار دلائی جاتی ہے۔

س: بیوت الذکر کی تعمیر سے ہماری کون سی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں؟

ج: فرمایا! بیوت الذکر کی تعمیر کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور ان کو ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ کر بھی یہ توجہ ہوگی آخرت پر نظر رکھتے ہوئے بھی یہ توجہ ہوگی اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھا کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بھی جب کوشش کریں گے تو جو ہی حق ادا ہوگا۔ نمازوں کے قیام کے بھی اور مخلوق کی خدمت کے ذریعہ بھی اس کا حق ادا ہوگا۔

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

سمندر ملائے جائیں گے

نہر سویز اور نہر پانامہ کے وجود میں آنے کی تفصیل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’وہ دوسمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سرِ دست) ان کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔ پس اے (جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ پس اے (جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اور اسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔ پس اے (جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔‘‘ (سورۃ الرحمٰن آیت 20 تا 26)

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ فرقان میں فرماتا ہے:

’’اور وہی ہے جو دوسمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے۔ اور اس نے ان دونوں کے درمیان (سرِ دست) ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی۔‘‘ (سورۃ الفرقان آیت 51)

مندرجہ بالا آیات کریمہ میں یہ بنیادی پیشگوئی بیان فرمائی گئی ہے کہ دوسمندر ہیں جن کے درمیان سرِ دست ایک رکاوٹ موجود ہے جو انہیں علیحدہ کئے ہوئے ہے لیکن ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں یہ سمندر آپس میں ملا دیئے جائیں گے۔ اور سورۃ رحمٰن کی آیاتِ کریمہ میں موتیوں اور مرجان کے ذکر سے واضح ہوجاتا ہے کہ یہ سمندروں کے ملنے کی پیشگوئی کی جارہی ہے۔ جیسا کہ سورۃ رحمٰن کی آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مرجان (corals) نکلتے ہیں۔ اور اس عظیم پیشگوئی کے معاً بعد ایسی کشتیوں یا سمندری جہازوں کا ذکر ہے جو کہ پہاڑوں کی طرح بلند ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم تبدیلی کا بنیادی تعلق سمندری جہازوں کی صنعت سے بھی ہے۔ سورۃ الفرقان میں بیان کردہ پیشگوئی میں یہ ذکر موجود ہے کہ ان میں سے ایک کا پانی بہت نمکین اور دوسرے کا پانی میٹھا ہے۔

دو ایسے مقامات ہیں جہاں پر دوسمندروں کے درمیان زمین کے نسبتاً مختصر حصے حائل ہے۔ بحیرہ احمر (Red Sea) اور بحیرہ روم (Mediterranean Sea) کے درمیان 125 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور اسے Isthmus of Suez کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بحراوقیانوس (Atlantic Ocean) اور بحرالکاہل (Pacific Ocean) کے درمیان Isthmus of Panama حائل ہے جس کی چوڑائی 77 کلومیٹر ہے۔

ماضی میں نہر سویز بنانے کی کوشش

گزشتہ ادوار میں جب کسی بحری جہاز کو جنوبی ایشیا سے یورپ کا سفر کرنا ہوتا تو وہ افریقہ کے جنوب سے ہوکر یورپ پہنچتا اس طرح ان جہازوں کو اندازاً سات ہزار کلومیٹر کا زائد سفر کرنا پڑتا اور یہ امر ان براعظموں کے درمیان تجارت میں ایک بڑی رکاوٹ تھی۔ قدیم زمانہ میں بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کے درمیان ایسی مکمل نہر جو ان دوسمندروں کو براہ راست ملا دے مکمل طور پر تو کبھی نہیں بن سکی تھی لیکن مختلف زمانوں میں اس علاقہ میں ایسی مکمل یا جزوی نہریں ضرور بنتی رہی تھیں جو کہ بحیرہ احمر اور دریائے نیل کو ملاتی تھیں۔ ایسے شواہد موجود ہیں کہ ڈیڑھ ہزار سے دوہزار سال قبل مصر کے ایک فرعون، غالباً Sensuret II یا رعمیس ثانی نے بحیرہ احمر اور دریائے نیل کے درمیان ایک چھوٹی نہر تعمیر کروائی تھی جو کہ غالباً نامکمل رہی تھی۔ پھر جب یہ نہر ختم ہوگئی تو پھر ایک اور فرعون نیکو ثانی (Necho II) نے پرانی نہر کے ایک حصہ کو شامل کر کے ایک نہر تعمیر کروائی۔ پھر جب ایران کے بادشاہ دارا (Darius I) نے مصر پر قبضہ کیا تو اس نے بحیرہ احمر اور دریائے نیل کے درمیان ایک بہتر نہر مکمل کروائی۔ پھر یہ نہر بھی استعمال کے قابل نہیں رہی۔ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں بھی اس نہر کو مختصر عرصہ کے لئے استعمال کے قابل بنایا گیا۔

پھر فرانس کے حکمران نپولین نے ایک ایسی نہر بنانے میں دلچسپی ظاہر کی جو کہ بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کو ملا دے اور سمندری جہازوں کو ایشیا اور یورپ کے درمیان سفر کرتے ہوئے افریقہ کے جنوب کا نہایت طویل چکر لگا کر نہ جانا پڑے۔ لیکن پھر یہ ارادہ اس لئے ترک کرنا پڑا کہ جائزہ لینے والوں نے غلط حساب لگایا کہ بحیرہ احمر کی سطح بحرروم سے بلند ہے اس لئے یہ نہر بنانا مشکل ہوگا۔ بعد میں ماہرین نے ثابت کیا کہ یہ بات درست نہیں تھی کہ بحیرہ احمر کی سطح بحیرہ روم سے بلند ہے۔ ان دو سمندروں کے درمیان نہر بنانے کے لئے کچھ تجاویز بھی تیار کی گئیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔

نہر سویز کی تعمیر

فرانس کے ایک سابق سفارتکار Ferdinand de Lesseps نے 1854ء میں مصر اور سوڈان کے حکمران خدیو سعید پاشا سے ان دوسمندروں کے درمیان نہر بنانے کا اجازت نامہ حاصل کیا اور اس نہر کی تعمیر کے لئے مختلف ممالک میں شیئر فروخت کئے گئے۔

جب وہ یہ عظیم کام مکمل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ایک مرتبہ کسی نے اس شخص سے دریافت کیا کہ انہوں نے یہ کارنامہ کس طرح سرانجام دیا۔ انہوں نے جواب دیا:

Nothing useful is done without cause, without study, and without reflection.

ترجمہ: کوئی بھی مفید کام مقصد، تجزیہ اور غوروفکر کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

اور پھر کہا:

ترجمہ: میں نے پانچ سال تنہائی میں اس کے بارے میں حساب کتاب کیا اور اس پر غوروفکر کیا، پھر پانچ سال معلومات اکٹھی کی گئیں اور اس مقام پر کام شروع کرنے کے لئے محنت کی، اور پھر گیارہ سال تک اس منصوبے پر عملدرآمد کیا۔ تب جا کر ہم نے اپنے کام کو انجام تک پہنچایا۔

(The History of The Suez Canal, by Ferdinand de Lesseps, published by William Blackwood and Sons, p 3)

اس وقت مصر ترکی کی سلطنت عثمانیہ کے ماتحت تھا۔ De Lesseps نے پہلے سلطنت عثمانیہ کی مرکزی حکومت کو اس منصوبے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ عہدیدار اس منصوبے کی اہمیت کو ہی نہیں سمجھ پائے تھے۔ وہ واپس فرانس آ گئے۔ ایک روز انہوں نے اخبار میں خبر پڑھی سلطنت عثمانیہ کی طرف سے مصر میں مقرر کردہ حکمران کی وفات کے بعد محمد سعید کو مصر کا حکمران مقرر کیا گیا ہے۔ وہ محمد سعید کو ان کی جوانی سے جانتے تھے اور ان کے والد کو بھی جانتے تھے۔ یہ خبر پڑھ کر وہ مصر روانہ ہوئے تاکہ مصر کے نئے حکمران کو اپنے منصوبے کے لئے قائل کرسکیں اور انہوں نے مصر کے نئے حکمران کو قائل کرلیا۔ لیکن اب صحراء کا جائزہ لینے کا مرحلہ شروع ہونا تھا۔ یہ ٹیم اپنے انجینئرز اور ساٹھ اونٹوں کے ساتھ روانہ ہوئی۔ ان میں سے پچیس اونٹ صرف پانی لے جانے کے لئے تھے۔ ان کو اپنی خوراک بھی ان سفروں میں اپنے ساتھ لے جانی پڑتی تھی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ قرآن کریم کی پیشگوئی میں دوسمندروں کے ملائے جانے کا ذکر ہے جبکہ ماضی اس جگہ پر تمام نہریں اس لئے بنائی گئی تھیں کہ بحیرہ احمر کو دریائے نیل سے ملایا جائے۔ اس جائزہ کی مہم کا ایک مقصد یہ جائزہ لینا بھی تھا کہ کیا یہ ممکن بھی ہے کہ ان دوسمندروں کو نہر کے ذریعہ آپس میں ملایا جائے کہ نہیں یا پھر پہلے کی طرح بحیرہ احمر اور دریائے نیل کو ملانا بہتر ہوگا۔ ایک طویل جائزہ کے بعد اس ٹیم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان دو سمندروں کو ملانا ممکن ہے۔ یہ خبر اتنی اہم تھی کہ جب مصر کے حکمران نے اسے سنا تو سنانے والے کو جذبات میں آ کر گلے لگا لیا۔ اس کے بعد یہ مرحلہ تھا کہ کمیشن کی یہ رپورٹ یورپ میں شائع کیا جائے تاکہ حکومتیں اور لوگ اس منصوبے کے حصص خریدیں اور اس کو مکمل کرنے کے لئے مالی وسائل پیدا کیے جائیں۔

ان مراحل سے گزر کر اس نہر کی تعمیر دس سال سے زیادہ عرصہ جاری رہی اور مختلف ممالک کے 15 لاکھ افراد نے مختلف اوقات میں اس نہر کی تعمیر پر کام کیا۔ ایک وقت میں تیس ہزار لوگ اس پر مزدوری کر رہے ہوتے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد سے جبری مزدوری کرائی جاتی تھی۔ چونکہ اس پراجیکٹ کے روح رواں فرانس سے تعلق رکھتے تھے، اس لئے برطانیہ کی طرف سے اس کی مخالفت کی جارہی تھی۔ ایک مرحلہ پر کچھ بدوایجنٹ بھجوا کر مزدوروں میں بغاوت بھڑکانے کی کوشش بھی کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نہر پر جبری مزدوری کرتے ہوئے ہزاروں لوگ موت کا شکار ہوگئے۔ بہرحال تمام مراحل سے گزر کے 17 نومبر 1869ء کو اس نہر کا افتتاح ہوا۔ اس کا نظم ونسق اس وقت فرانس کے تحت تھا۔ اب بحری جہاز اس نہر سے گزر رہے تھے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق دوسمندر مل چکے تھے اور جیسا کہ سورۃ رحمٰن کی پیشگوئی میں بڑے سمندری جہازوں کا ذکر تھا، اس نہر کا بنیادی مقصد بحری جہازوں کے لئے ایشیا اور یورپ کے درمیان مختصر ترین راستہ پیدا کرنا تھا۔

یہ نہر اب تک عالمی تجارت میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ دنیا کی بحری تجارت کا تقریباً سات فیصد اس نہر سے گزر رہا ہے۔ روزانہ کم وبیش پچاس بحری جہاز اس نہر سے گزرتے ہیں۔ گزشتہ سال اس نہر کی وسعت کا ایک بڑا پراجیکٹ مکمل کیا گیا۔ اس وسعت کے منصوبے میں اس نہر میں 72 کلومیٹر کے نئے راستے اور بائی پاس کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب زیادہ بڑے جہاز زیادہ تعداد اور کم وقت میں اس نہر سے گزر سکتے ہیں۔

نہر پانامہ بنانے کی ناکام کوششیں

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ دوسرا مقام جہاں پر دوسمندروں کے درمیان زمین کا مختصر حصہ حائل ہے بحرالکاہل اور بحراوقیانوس کے درمیان وسطی امریکہ میں Isthmus of Panama ہے۔ یہاں پر ان دوسمندروں کے درمیان صرف 77 کلومیٹر کی زمین حائل ہے۔ اس نہر کے بننے سے قبل بحری جہازوں کو ان دو سمندروں کے درمیان سفر کرنے کے لئے جنوبی امریکہ کے جنوب سے چکر لگا کر جانا پڑتا تھا۔ اس طرح ان جہازوں کو 12 ہزار کلومیٹر سے بھی زائد سفر کر کے یہ سفر مکمل کرنا

پڑتا تھا۔ امریکہ کی دریافت کے ساتھ ہی ایسے مختصر قدرتی بحری راستہ کی تلاش شروع ہوگئی تھی جس پر سفر کرکے براہ راست بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل تک جایا جاسکے اور جنوبی امریکہ سے چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ چنانچہ کولمبس نے 1502ء میں ایک طویل بحری سفر کرکے ایسے قدرتی راستہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ اگلے چند برسوں میں سپین کے کچھ اور مہم جوؤں نے ایسے آبی راستہ کو ڈھونڈنے کی کوششیں کیں لیکن یہ بھی ناکام ہوئے۔ پرتگال کے مہم جو MAGELLAN نے ایک ایسا آبی راستہ دریافت کیا لیکن وہ اتنا جنوب میں تھا کہ اس سے بحری سفر کی طوالت میں کوئی خاطر خواہ کمی نہیں ہوتی تھی۔ وسطی امریکہ میں ایسا راستہ ڈھونڈنے کے علاوہ قدرے شمال میں بھی ایسا راستہ تلاش کرنے کی کوششیں ہوئیں مگر انہیں بھی ترک کرنا پڑا۔

پھر 1517ء اور 1529ء کے درمیان ہونے والے جائزوں کے نتیجہ میں Alvaro de Saavedra Ceron, نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر قدرتاً ایسا آبی راستہ موجود نہیں ہے تو پھر ایک نہر کی تعمیر کے ذریعہ ان دونوں سمندروں کے درمیان راستہ بنانا چاہئے۔ اس کے ذریعہ بحری تجارت میں بہت زیادہ سہولت ہوجائے گی۔ اس کے لئے چار ممکنہ راستے بھی تجویز ہوئے۔ سپین کے بادشاہ فلپ دوئم کو بھی اس نہر کے بارے میں تجویز پیش کی گئی لیکن پھر اس کے انجینئر نے اس منصوبے کے خلاف رپورٹ دی جس پر اس منصوبے پر کام شروع نہ ہوسکا۔ سترہویں صدی کے آخر میں برطانیہ کے ایک شخص نے اس بارے میں منصوبہ پیش کیا لیکن تفصیلی جائزہ کی باری بھی نہیں آئی۔ 1780ء میں برطانیہ نے نکاراگوا (Nicaragua) پر حملہ کیا۔ اس کے دو مقاصد تھے ایک تو یہ کہ سپین کی اس نو آبادی پر قبضہ کرکے براعظم امریکہ میں سپین کے قدم اکھیڑ دیئے جائیں، دوسرے یہ کہ اس علاقہ پر قبضہ کرکے بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کے درمیان نہر بنائی جائے۔ لیکن حملہ کے کچھ عرصہ کے بعد برطانوی فوجی بیماریوں کا شکار ہونے لگے اور ان کی تعداد کم اور حوصلے پست ہونے لگے اور یہ حملہ مکمل طور پر ناکام ہوگیا۔ 1825ء کے لگ بھگ وسطی امریکہ کی کنفیڈریشن نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے یہ نہر بنانے کی اپیل کی۔ لیکن امریکی نمائندے نے اس منصوبے کے خلاف رپورٹ دی۔ پھر ایک فرانسیسی کو اس نہر کی تعمیر کے لئے اجازت نامہ دیا گیا لیکن مالی وسائل نہ مہیا ہونے کی وجہ سے یہ کام شروع نہ ہوسکا۔ پھر ہالینڈ کے بادشاہ نے اس کام کا بیڑہ اُٹھایا لیکن یورپ میں جنگ شروع ہونے کی وجہ سے یہ کام پھر کھٹائی میں پڑ گیا۔ 1835ء میں امریکی سینٹ نے نکاراگوا کے مقام پر اس نہر کو بنانے کے لئے قرارداد منظور کی لیکن جس شخص کو اس کے جائزہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ نکاراگوا جانے کی بجائے پانامہ چلا گیا اور اس نے پانامہ کے مقام پر دو سمندروں کے درمیان ریل بچھانے کی تجویز پیش کر دی۔ 1838ء میں برطانیہ نے ایک بار پھر اس نہر کے جائزہ لیا لیکن یہ منصوبہ ایک بار پھر شروع نہ ہوسکا۔ اس کے بعد ایک بار پھر ایک فرانسیسی ماہر نے اس بارے میں ایک رپورٹ تیار کی لیکن اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پھر آئر لینڈ کے ایک ماہر نے رپورٹ تیار کی لیکن ایک بار پھر کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس طرح اس نہر کے بارے میں صدیوں تک منصوبے بنتے رہے، کوششیں ہوتی رہیں لیکن کام شروع بھی نہ ہوسکا۔ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تھا کہ دو سمندروں کے درمیان ایک روک ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی اور ان صدیوں میں اس روک کو عبور کرنے کی بار بار کوششیں ہوتی رہیں لیکن ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

De Lessep کی ناکامی

ان تمام کوششوں میں ناکامی تو ہوئی لیکن اس نہر کی اشد ضرورت تو بہر حال موجود تھی اور اس کے بننے کی صورت میں عظیم الشان فوائد بھی واضح نظر آرہے تھے۔ 1875ء میں Geographical Sciences کی کانفرنس پیرس کے مقام پر منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں اس نہر کے مسئلہ پر غور کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں ایک کمپنی بنائی گئی جس نے مقامی حکومت سے اس نہر کو بنانے کے لئے چودہ سال کے لئے مراعات حاصل کر لیں۔ پانامہ کے مقام پر اس نہر کو بنانے کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ نہر سویز کے برعکس یہاں پر دو سمندروں کے درمیان علاقہ ہموار نہیں تھا بلکہ یہ سطح سمندر سے کافی بلند تھا۔ اس مسئلہ سے نمٹنے کی دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ بلند زمین کے مقام پر زیادہ گہری کھدائی کرکے ایک ہی سطح پر نہر بنائی جائے۔ دوسرا ممکنہ طریق یہ تھا کہ نہر میں locks لگائے جائیں جن کے ذریعہ سفر کرنے والے جہاز مرحلوں میں بلند سطح پر چڑھیں۔ 1879ء میں پیرس میں ہی ایک اور بین الاقوامی کانفرنس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس میں سب سے قد آور شخصیت نہر سویز کو بنانے والے ہیرو Ferdinand de Lesseps کی تھی۔ ان کی سابقہ کامیابی کی وجہ سے سب کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں اور ان کی قد آور شخصیت کے زیر اثر ہی فیصلہ کیا گیا کہ سمندر کی سطح پر بغیر locks کے نہر بنائی جائے اور چھ کروڑ پاؤنڈ کی رقم سے ایک کمپنی بنائی گئی جس نے سابقہ کمپنی سے اس کی حاصل کردہ مراعات خرید لیں۔ چوٹی کے انجینئر اس حکمت عملی کے خلاف تھے۔ لیکن اس وقت سویز کے ہیرو کی قد آور شخصیت کے سامنے ان کی پیشہ وارانہ آراء کو خاطر میں نہیں لایا جا رہا تھا۔ لوگوں نے دھڑا دھڑ اس کمپنی میں سرمایہ کاری شروع کر دی اور بہت سے ماہرین کے تحفظات نظر انداز کر دیئے گئے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا تھا خود De Lesseps نے کہا تھا کہ کوئی کام غور و فکر اور جائزہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ خود سویز کی نہر کے لئے انہوں نے پانچ سال صرف تجزیہ اور اتنی ہی مدت سروے میں صرف کی تھی۔ لیکن اس وقت تک خود اعتمادی اتنی ترقی کر چکی تھی کہ پانامہ کی نہر کے لئے بغیر مناسب جائزہ اور مکمل سروے کے بغیر عجلت میں کام شروع کیا جا رہا تھا۔ ہزاروں مزدوروں کو کام کے مقام تک بغیر مناسب سہولیات مہیا کئے بھجوایا گیا اور ایک بڑی تعداد ملیریا اور yellow fever کا شکار ہوکر جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ بغیر مناسب جائزہ کے مشینوں کو خریدا گیا جن سے مناسب کام نہیں لیا جاسکا۔ اعلیٰ افسران کو شاہانہ تنخواہوں سے نوازا گیا۔ خفیہ کمیشنوں پر بے تحاشہ رقم خرچ کی گئی۔ بعد میں ہونے والی تحقیقات نے ثابت کیا کہ عملاً ایک تہائی رقم کو بھی اصل کام پر خرچ نہیں کیا جا رہا تھا۔ 1887ء میں بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک سطح پر یعنی سمندر کی سطح پر نہر بنانا بہت مشکل ہوگا اس لئے اس نہر کو locks کے ساتھ بنایا جائے۔ 1889ء کے آخر تک کام جاری رہا لیکن پھر اس کمپنی کے پاس اتنی رقم بھی نہ رہی کہ وہ تنخواہوں کی ادائیگی کر سکے۔ اس لئے اس کمپنی کو دیوالیہ قرار دے دیا گیا۔ ساڑھے آٹھ سالوں میں نہر کا چوتھائی حصہ بھی مکمل نہ ہوسکا تھا۔ فرانس میں اس سکینڈل پر شور مچ گیا۔ کمپنی کے کرتا دھرتا افراد کے خلاف مقدمات چلائے گئے۔ بعض افسران نے خودکشیاں کر لیں۔ De Lessep کو پانچ سال قید کی سزا سنائی گئی۔ لیکن ان کی عمر زیادہ ہونے کے باعث اور سابقہ ریکارڈ کی بناء پر اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ اس کمپنی کے بچے کھچے اثاثوں کو ملا کر اور مزید رقم شامل کرکے ایک اور کمپنی بنائی گئی اور اس کے کام کی مراعات کی مدت میں اضافہ بھی کیا گیا۔ اس کمپنی نے کام کو آگے بڑھانا شروع کیا لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے یہ ممکن نہیں نظر آ رہا تھا کہ یہ کمپنی اس کام کو مکمل کر سکے گی۔

امریکی حکومت کا نہر مکمل کرنے کا ارادہ

1897ء میں امریکہ کی کانگرس نے ان دو سمندروں کے درمیان نہر کی تعمیر کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن بنایا۔ پہلے یہ فیصلہ ہوا کہ نکاراگوا (Nicragua) کے مقام پر نئی نہر تعمیر کی جائے لیکن پھر پانامہ کی نہر کی کمپنی سے اس کا کیا ہوا کام اور مراعات خرید لی گئیں اور یہ فیصلہ ہوا کہ پانامہ کے مقام پر اسی نامکمل نہر کو مکمل کیا جائے۔ اس نہر پر نئے سرے سے کام کے آغاز سے قبل یہ جائزہ لینا ضروری تھا کہ گزشتہ کوشش بری طرح ناکام کیوں ہوئی تھی۔ ناکامی کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ مزدوروں کی بڑی تعداد میں ہلاکت تھی۔ اس علاقہ میں مچھر بہت زیادہ تعداد میں موجود تھے، جس وجہ سے ہزاروں مزدور ملیریا اور yellow fever کا شکار ہوگئے تھے۔ اس مرتبہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے اس مسئلہ کا سدِ باب ضروری ہے۔ ماہرین سر جوڑ کر بیٹھے کہ مچھروں پر کس طرح قابو پایا جائے۔ مچھر کی پیدائش لاروا سے ہوتی ہے اور لاروا کھڑے پانی میں موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ کھڑے پانی کے مقامات کی سطح پر مچھر مار دوائی کے علاوہ تیل پھینکا گیا تا کہ نئے مچھر جنم نہ لے سکیں۔ ہر سال سوا لاکھ گیلن مچھر مار دوائی اور سات لاکھ گیلن تیل اس غرض کے لئے استعمال کیا گیا۔ علاقہ میں لمبی گھاس کو بار بار کاٹ کر چھوٹا کیا گیا تا کہ مچھر چھپے ہوئے مقامات پر پرورش نہ پاسکیں۔ اس کے علاوہ آنے والے مزدوروں کے لئے حفظان صحت کی ہر ممکن تدابیر اختیار کی گئیں۔ اس علاقہ میں کام کرنے والوں کے

نہر سوئیز اور اس کا ماحول

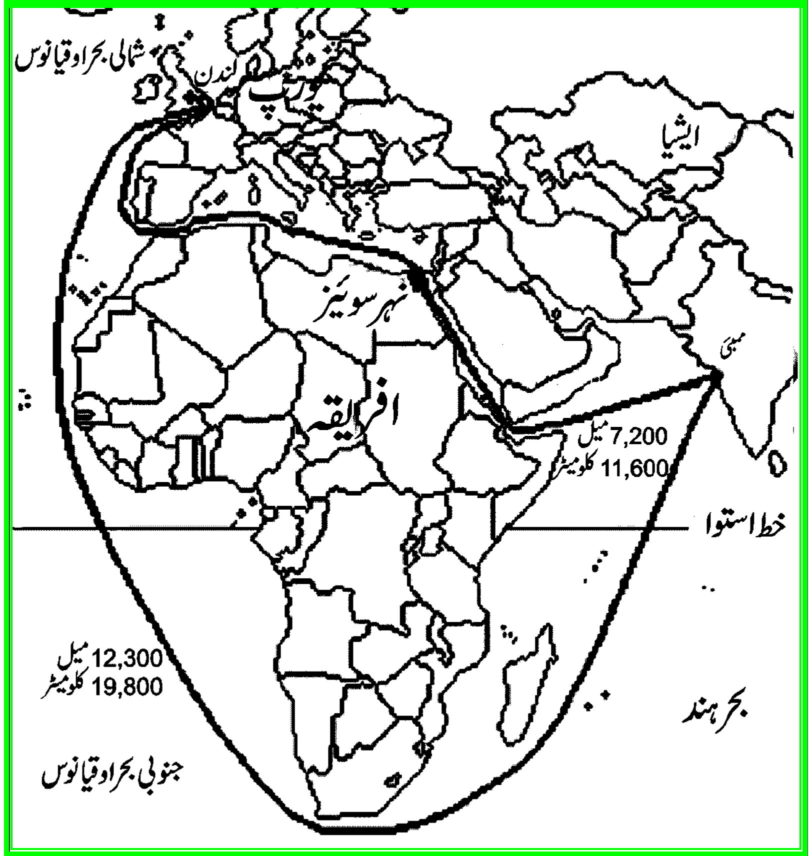

لئے معیاری ہسپتال قائم کئے گئے۔

(History of The Panama Canal, By Ira E. Bennett, p 130-132)

اس نہر کا سارا کام امریکی صدر تھیوڈر روزویلٹ کے تحت ہو رہا تھا۔ کچھ ابتدائی تجربوں اور تبدیلیوں کے بعد انہوں نے فوج کے ایک انجینئر Colonel Goethals کو اس منصوبے کا انچارج مقرر کیا۔ De Lesseps کی انتظامیہ کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کے اعلیٰ افسران کام کی جگہ پر وقت گزارنے کی بجائے وقت کا بڑا حصہ قریب کے شہر میں سیر اور آرام پر صرف کرتے تھے۔ لیکن Colonel Goethals کی کامیابی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ کام کی جگہ پر خود موجود ہوتے تھے اور ایک سیاہ فام مزدور سے انجینئر تک کی بات خود سن کر رائے قائم کرتے اور فیصلہ کرتے۔ دو سمندروں کے درمیان پہاڑوں کا سلسلہ حائل تھا۔ ان کو کاٹ کر نہر بنانا ایک ایسا کارنامہ تھا جس کے لئے انتہائی محنت ضروری تھی۔ دو سمندروں کو ملانے کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا تھا کہ اس علاقہ میں Chagres کا دریا پہاڑوں سے ٹکرا کر راستہ بدلتا تھا اور بحراوقیانوس میں داخل ہو کر ختم ہو جاتا تھا۔ اس دریا کے پانی کو دو سمندروں کو درمیان ایک وسیع جھیل Gatun Lake بنانے کے لئے استعمال کیا گیا جس کا رابطہ دونوں سمندروں سے بنانا ممکن تھا۔ ایک بٹن دبا کر اس کے پانی کو دونوں سمندروں میں سے کسی بھی سمندر کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ اب جہاز ایک سمندر سے اس جھیل میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اس جھیل سے دوسرے سمندر میں جا سکتے ہیں۔ یہ جھیل 425 مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔ پانامہ کی نہر سے گزرتے ہوئے سمندری جہاز 33 کلومیٹر کا سفر اس جھیل میں طے کرتے ہیں۔ یہ جھیل سطح سمندر سے 85 فٹ بلند سطح پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں سمندروں سے جب کوئی بحری جہاز اس جھیل کی سطح پر آتا ہے تو وہ locks کی مدد سے پچاسی فٹ اوپر چڑھ کر اس جھیل تک پہنچتا ہے۔ دونوں سمندروں کے درمیان دریا کے آنے والے پانی سے یہ جھیل بنانے کے لئے تین ڈیم تعمیر کرنے پڑے تھے۔

مختلف ممالک سے آنے والے لاکھوں مزدوروں کی محنت، انجینئروں کی مسلسل کوششوں اور بے تحاشہ مالی وسائل خرچ کرنے کے بعد 1913ء میں نہر کا زیادہ تر حصہ زیر آب آ چکا تھا۔ آخر ایک دھماکہ کے ذریعہ آخری رکاوٹ کو اڑا دیا گیا اور پانی نے آگے بڑھ کر باقی نہر کو بھرنا شروع کیا اور نہر کے locks نے کام شروع کر دیا۔ مزید کام جاری رہا اور اگست 1914ء میں جہازوں نے اس نہر کو عبور کرنا شروع کیا۔ قرآن کریم کی یہ عظیم پیشگوئی ایک مرتبہ پھر پوری ہو رہی تھی۔ ایک مرتبہ پھر دو سمندر آپس میں مل چکے تھے اور بحری جہاز ان میں سفر کر رہے تھے۔

میٹھے اور کھارے پانیوں کا ملاپ

سورۃ فرقان کی مذکورہ آیت میں ذکر ہے کہ ان سمندروں میں سے ایک بہت میٹھا اور ایک بہت کھارا اور تلخ ہے۔ یہاں قدرتاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ

''اس میں بحرالکاہل اور بحراوقیانوس کا ذکر ہے۔ بحرالکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحراوقیانوس کڑوے پانی کا اور ان دونوں کے درمیان ایک روک ہے۔''

جیسا کہ حضور نے تحریر فرمایا ہے بحراوقیانوس (Atlantic Ocean) کا پانی زیادہ نمکین ہے یعنی اس میں Salinity کا عنصر زیادہ ہے اور بحرالکاہل (Pacific Ocean) میں نمک کا عنصر نسبتاً کم ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ جدید تحقیق کی روشنی میں سائنسدانوں نے اس موضوع پر اس کی کچھ وجوہات بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

The North Atlantic is the most saline and the North Pacific the freshest of the major oceans. Because of significant river inflows, the surface waters of the Arctic are the freshest .The three Southern Hemisphere oceans are connected around Antarctica and hence their salinities are similar, midway between the North Atlantic and North Pacific. The main reason for the differences between the North Pacific and North Atlantic salinities is the difference in net evaporation per unit area. There is relatively more evaporation in the North Atlantics subtropical regions than in the North Pacifics subtropics. The evaporative regions occur where there are easterly trade winds. The North Atlantics trade winds originate over the deserts of Africa and the Middle- East. The North Pacifics trade winds originate over the much smaller continental areas of Central America and Mexico. Therefore, the North Atlantics trade winds are drier than the North Pacifics and cause more evaporation per unit area. High salinity in the North Atlantic is present at intermediate depth because of the Mediterranean Sea. The North Atlantic exchanges water with the Mediterranean Sea through the Strait of Gibraltar. Evaporation and cooling in the Mediterranean cause the outflowing water to be much denser than the inflow. This dense outflow sinks to intermediate depth and creates the mid-depth high salinity that marks North Atlantic waters. This input of high salinity at mid-depth in the North Atlantic is one reason for the overall higher salinity of the North Atlantic compared with the North Pacific.

(Salinity Patterns in the Ocean, (by Lynne D Talley, vol.1 p10

نوٹ: یہ مضمون انٹرنیٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑے سمندروں میں شمالی اوقیانوس میں نمکیات کا تناسب سب سے زیادہ اور شمالی بحرالکاہل میں نمکیات کا تناسب سب سے کم ہے اور شمالی بحرالکاہل کا پانی سب سے زیادہ تازہ ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ شمالی اوقیانوس پر چلنے والی ہوائیں افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ سے آتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں زیادہ بخارات بلند ہوتے ہیں اور باقی بچنے والے پانی میں نمکیات کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ جبکہ شمالی بحرالکاہل پر چلنے والی ہوائیں میکسیکو اور وسطی امریکہ سے آتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں کم بخارات اُٹھتے ہیں۔ اس کے علاوہ جس مقام سے بحیرہ روم کا پانی بحرِ اوقیانوس میں داخل ہوتا ہے، اس مقام پر اس میں نمکیات کا تناسب بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بھی بحراوقیانوس میں نمکیات کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

جس وقت قرآن کریم نے یہ اعلان کیا تھا اس وقت تو امریکہ بھی دریافت نہیں ہوا تھا کجا یہ کہ اس گرد موجود سمندروں میں نمکیات کے تناسب کا فرق معلوم ہوتا۔ اس پہلو کے علاوہ ایک اور پہلو سے بھی اس آیت کریمہ میں بیان کردہ الفاظ پورے ہوتے ہیں۔ سورۃ فرقان میں ''بحر'' کے الفاظ استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ سمندروں کے بارے میں بھی استعمال ہوتا ہے، اور دریا اور جھیل کے بارے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے نہر پانامہ دو سمندروں کو آپس میں ملاتی ہے اور اس کے راستہ کا ایک بڑا حصہ ایک جھیل Gatun Lake پر مشتمل ہے۔ یہ میٹھے پانی کی جھیل ہے اور شہر پانامہ کے لئے پانی کی سپلائی کی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور میٹھے پانی کی جھیل locks کے ذریعہ سمندروں سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ ایک ایسی جھیل great bitter lake نہر سویز کے راستہ میں اور اس کا حصہ بھی ہے لیکن یہ نمکین پانی کی جھیل ہے۔

سورۃ الرحمٰن کی آیات میں ایسی کشتیوں یا جہازوں کا ذکر ہے جو کہ سمندروں میں پہاڑوں کی طرح بلند نظر آتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمندروں کے ملنے کی پیشگوئی کا تعلق بہت بڑے سمندری جہازوں کے چلنے سے ہے اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان نہروں میں ایسی وسعت پیدا کی جائے کہ مزید بڑے سمندری جہاز اس میں سے گزر سکیں۔ اس وقت نہر پانامہ کو مزید وسیع کیا جا رہا ہے اور چند ماہ میں یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد پہلے سے بھی دو تین گنا زیادہ بڑے جہاز اس نہر میں سفر کر سکیں گے۔ اسی طرح چین کے سرمایہ کار نکارا گوا کے مقام پر ایک نئی اور زیادہ بڑی نہر بنانے کے منصوبے بھی بنا رہے ہیں، جس کے ذریعہ سے بحرالکاہل اور بحراوقیانوس کو ایک اور مقام پر ملایا جائے گا۔

نہر پانامہ اوراس کا ماحول

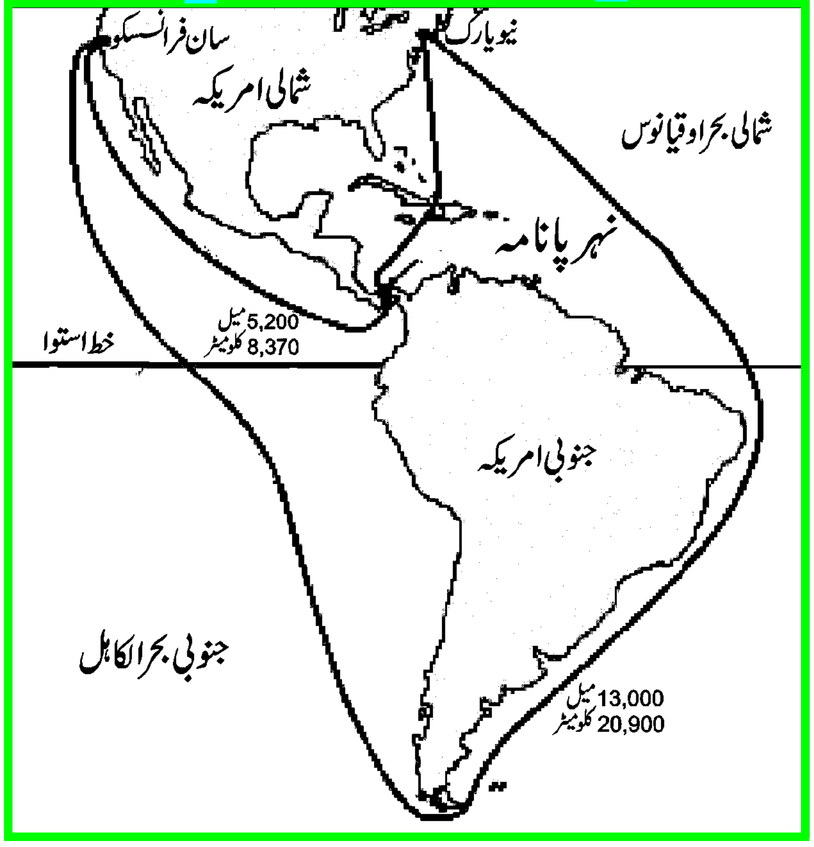

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123455 میں زرینہ آصفہ

زوجہ خالد محمود قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 16 ایم ایل ضلع و ملک میانوالی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 3 تولہ (2) حق مہر 10 ہزار روپے۔اس وقت مجھے 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔زرینہ آصفہ گواہ شد نمبر1۔ایاز احمد ولد محمد اسحٰق گواہ شد نمبر2۔مرزا خالد محمود ولد محمد یعقوب

مسل نمبر123456 میں عفان محمود

ولد شاہد محمود قوم جٹ پیشہ زراعت عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 10 ایم ایل ضلع و ملک میانوالی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جنوری2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عفان محمود گواہ شد نمبر1۔نوید محمود ولد شاہد محمود گواہ شد نمبر2۔شاہد محمود ولد عبدالکریم

مسل نمبر123457 میں ریاض احمد

ولد بشیر احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک بھٹیاں والا چک 185T ضلع و ملک بھکر، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ریاض احمد گواہ شد نمبر1۔بشیر احمد ولد محمد خان گواہ شد نمبر2۔شاہد احمد ولد منظور احمد

مسل نمبر123458 میں مدیحہ کاشف

زوجہ ملک کاشف عدنان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلر کہار ضلع و ملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 جولائی2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 2 لاکھ روپے (2) جیولری 5 تولہ 2 لاکھ 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔مدیحہ کاشف گواہ شد نمبر1۔ملک کاشف عدنان ولد ملک عبدالسلام مرحوم گواہ شد نمبر2۔ملک ثاقب عدنان ولد ملک عبدالسلام مرحوم

مسل نمبر123459 میں عدنان احمد

ولد عبدالشکور قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شکرانی ضلع و ملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عدنان احمد گواہ شد نمبر1۔محمد عابد خان ولد اللہ جویا عرف اقبال احمد گواہ شد نمبر2۔لقمان احمد ولد رفیق احمد

مسل نمبر123460 میں نوید احمد

ولد محمد یونس قوم شکرانی پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شکرانی ضلع و ملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نوید احمد گواہ شد نمبر1۔عبدالمجیب شکرانی ولد محمد عبداللہ خان شکرانی گواہ شد نمبر2۔محمد عابد خان ولد اللہ جویا عرف اقبال احمد

مسل نمبر123461 میں وقاص علی رضا

ولد محمد شریف احمد قوم شکرانی پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شکرانی ضلع و ملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ29 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔وقاص علی رضا گواہ شد نمبر1۔لقمان احمد ولد محمد رفیق احمد گواہ شد نمبر2۔عبدالسلام حبیب ولد حفیظ احمد

مسل نمبر123462 میں محمد شعیب اسلم

ولد محمد اسلم خاں قوم شکرانی پیشہ استاد عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شکرانی ضلع و ملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ کمرشل 2 مرلہ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار روپے ماہوار بصورت سروس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد شعیب اسلم گواہ شد نمبر1۔محمد عابد ولد اللہ جویا عرف اقبال احمد گواہ شد نمبر2۔محمد بلال ولد احمد خان

مسل نمبر123463 میں سمیع اللہ

ولد محمد بخش قوم...... پیشہ زراعت عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ شرقیاں ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 12 ایکڑ 24 لاکھ روپے چنڈ بھروانہ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سمیع اللہ گواہ شد نمبر1۔امان اللہ ولد محمد بخش گواہ شد نمبر2۔محمد رفیق ولد شمس الدین

مسل نمبر123464 میں منیر احمد

ولد شمس الدین قوم...... پیشہ زراعت عمر49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ شرقیہ ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 5 ایکڑ 60 لاکھ روپے بمقام حسن خان اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منیر احمد گواہ شد نمبر1۔امان اللہ ولد محمد بخش گواہ شد نمبر2۔محمد رفیق ولد شمس الدین۔

مسل نمبر123465 میں کاشف عمران

ولد خان محمد قوم...... پیشہ زراعت عمر22 سال بیعت 2010ء احمدی ساکن چک کروڑ والہ ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 1 مرلہ 5لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 9ہزار روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔کاشف عمران گواہ شد نمبر1۔عمران احمد ولد ریاض ارشد گواہ شد نمبر2۔بلال احمد کھوکھر ولد شکیل احمد کھوکھر

مسل نمبر123466 میں وسیم احمد

ولد حق نواز قوم قریشی پیشہ زراعت عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 20 جوگی ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔مبلغ 32 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔وسیم احمد گواہ شد نمبر1۔حق نواز ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر2۔سلیم احمد ولد حق نواز

مسل نمبر123467 میں سلیم احمد

ولد حق نواز قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 20 جوگی ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 8400 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سلیم احمد گواہ شد نمبر1۔حق نواز ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر2۔وحید احمد ولد حق نواز

مسل نمبر123468 میں وحید احمد

ولد حق نواز قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 20 جوگی ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 8400 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔وحید احمد گواہ شد نمبر1۔حق نواز ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر2۔سلیم احمد ولد حق نواز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سلطان نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ فائقہ ندرت صاحبہ واقفہ نو ایم ایس سی بنت مکرم طاہر احمد صاحب اسیر راہ مولیٰ کے ساتھ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 17 مارچ 2016ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ اس نکاح کے لئے ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ مورخہ 20 مارچ 2016ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔ 21 مارچ کو دفاتر تحریک جدید کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سابق نائب امیر ضلع ساہیوال کا پوتا اور مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم اسیر راہ مولیٰ رحیم یار خان کی پوتی اور مکرم حاجی برکت علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور احمدیت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نوید احمد صاحب نوید فوٹو سٹوڈیو کالج روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم خلیل احمد ناصر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ مورخہ 4 جون 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اسی روز 10 بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم خواجہ برکات احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم شفیق، سادہ، منکسر المزاج اور درویش صفت انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے مکرم وحید احمد صاحب کارکن دفتر تعمیل و تنفیذ لندن، مکرم توحید احمد صاحب لندن، خاکسار، مکرم خورشید احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ سلیمہ خالق صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالخالق صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ سوگوار چھوڑی ہیں۔

اس موقع پر احباب جماعت نے گھر آکر اور بذریعہ فون ہم سب سے اس صدمہ کے موقع پر اظہار ہمدردی کیا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محفوظ الحق میر صاحب امیر حلقہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال 24 مئی 2016ء کو بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 26 مئی 2016ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور مرحوم کے بڑے بھائی مکرم صوفی محمد خالد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کے دادا مکرم مولوی نظام الدین صاحب کے ذریعہ ڈیریانوالہ میں احمدیت قائم ہوئی۔ آپ کے نانا حضرت میاں عبداللہ کشمیری اور نانا کے والد حضرت میاں نظام الدین صاحب آف چونڈہ دونوں حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ مرحوم کی شادی مکرم میاں بشیر احمد میر صاحب ولد مکرم نظام الدین صاحب درویش قادیان کی بیٹی مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ مقامی جماعت میں اور ضلعی سطح پر مختلف حیثیتوں سے خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ قائد مجلس، سیکرٹری مال، لمبا عرصہ صدر جماعت ڈیریانوالہ اور امیر حلقہ بدوملہی رہے۔ وفات کے وقت آپ امیر حلقہ ڈیریانوالہ، زعیم اعلیٰ انصار اللہ ڈیریانوالہ اور قاضی کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ کے دو بیٹے خاکسار اور مکرم میر رئیس احمد صاحب مربی سلسلہ 37 جنوبی ضلع سرگودھا ہیں۔ مکرم میر وسیم الرشید صاحب مربی سلسلہ سیرالیون آپ کے داماد ہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ہر انسان سے بلا تفریق مذہب وملت احترام سے پیش آتے تھے۔ تمام بچوں کو نماز پر ساتھ لے کر جاتے۔ ملنسار، خوش اخلاق اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ان کی وفات پر بہت سے احمدی و غیر از جماعت حباب نے غم اور رنج کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم میاں عبدالشکور صاحب مورخہ 18 مئی 2016ء کو زیورخ سوئٹزرلینڈ میں وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 20 مئی کو مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ کے دادا مکرم میاں فیض احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ریاست جموں کشمیر کے رہائشی تھے۔ مرحوم سوئٹزرلینڈ جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو اس جماعت کے مختلف عہدوں نیشنل صدر مجلس انصار اللہ، نیشنل سیکرٹری ضیافت اور صدر جماعت زیورخ کے طور پر لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مربی روس و بخارا کے داماد تھے۔ آپ نے سوگواران میں اہلیہ محترمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ذیشان محمود صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم مصدق مسعود صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب حلقہ کورنگی کریک کراچی مورخہ 14 جون 2016ء کو 32 سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کے سبب بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ روزہ سے تھے۔ دفتر میں اچانک طبیعت خراب ہونے پر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستہ میں ہی وفات پاگئے۔ مورخہ 15 جون کو آپ کی نماز جنازہ بیت الذکر کورنگی کریک میں محترم عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ ڈیفنس کراچی نے پڑھائی۔ باغ احمد کراچی میں تدفین کے بعد محترم مرزا عطاء الرؤف صاحب مربی سلسلہ لانڈھی نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری منظور احمد بھٹی صاحب مرحوم دارالیمن وسطی حمد ربوہ کے پوتے اور مکرم مقبول احمد بھٹی صاحب آف باب الابواب شرقی ربوہ کے نواسے تھے۔ اس طرح آپ حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب اور حضرت مولوی نور احمد صاحب آف لودھی ننگل ضلع گورداسپور رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھے۔ مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، ہمدرد، دیندار اور ملنسار وجود تھے۔ والدین بہن بھائیوں اور اقارب کا خیال رکھتے تھے۔ نظام جماعت، خلافت اور مرکز سلسلہ کا بے حد احترام کرنے والے تھے۔ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی تھے۔ محلّہ میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ اس لئے ہمسایوں کی ایک کثیر تعداد نے اس دکھ کی گھڑی میں ڈھارس بندھائی۔ اور تدفین اور دعا میں بھی شامل ہوئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ 5 بھائی مکرم زرتشت صبور صاحب، مکرم راشد تیمور صاحب، مکرم شہر یار طور صاحب، خاکسار، مکرم فیضان وزیر صاحب اور ایک ہمشیرہ مکرمہ ندا غالب صاحبہ اہلیہ مکرم غالب احمد اٹھوال صاحب حیدرآباد سوگوار چھوڑی ہیں۔

خاکسار ان جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اس دکھ کی گھڑی میں اندرون و بیرون ملک سے جنازہ میں شامل ہوکر یا بذریعہ فون اور سوشل میڈیا تعزیت کی اور حوصلہ بڑھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین خصوصاً والدین کو اس اچانک صدمہ پر صبر جمیل اور وسیع حوصلہ عطا فرمائے اور مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم قاری محمد عاشق صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ریاض بیگم صاحبہ مورخہ یکم جون 2016ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 2 جون کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ مرحومہ بااخلاق، صابرہ وشاکرہ اور مہمان نواز تھیں۔ آپ نے 1967ء میں بیعت کی۔ آپ خلافت کی جاں نثار تھیں۔

یہاں ربوہ میں کثیر تعداد میں احباب نے گھر تشریف لاکر تعزیت کی۔ علاوہ ازیں بیرون از ربوہ اور بیرونی ممالک سے بھی احباب نے بذریعہ فون اظہار افسوس کیا اور اس دکھ کی گھڑی میں ہمیں یاد رکھا اور ڈھارس بندھائی جس کے لئے ہم سب ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے، پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم سکندر چوہدری صاحب ولد مکرم شہباز احمد صاحب وصیت نمبر 58705 نے مورخہ یکم جولائی 2006ء کو مکان نمبر 157، جمیر ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی سے وصیت کی تھی۔ موصی صاحب کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری ساس مکرمہ ناصرہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالشکور صاحب مرحوم فیکٹری ایریا سلام ربوہ کی منہ اور گلے کے کینسر کی وجہ سے کلثوم انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں 17 جون کو جبڑے کی سرجری ہوئی تھی۔ بعد میں خون بہنا شروع ہوا اس وقت بیہوشی کی حالت میں اور وینٹی لیٹر پر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب کارکن دفتر حفاظت مرکز تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک دوست مکرم ٹھیکیدار سعود احمد ناصر صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ مثانہ میں پتھری کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مسعود احمد مبارک صاحب کارکن نظارت امور عامہ ہارٹ اٹیک اور برین ہیمبرج کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل رہے ہیں۔ اب گھر آ گئے ہیں لیکن ابھی صحت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عزیزہ شاہدہ صاحبہ ترکہ مکرم ملک سعید رشید صاحب)

مکرمہ عزیزہ شاہدہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ملک سعید رشید صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کا کھاتہ نمبر 2/205 دفتر امانت تحریک جدید میں موجود ہے۔ جس میں -/2,09,466 روپے موجود ہیں۔ ان کے P.F مدخلہ کی رقم مبلغ 24,312/42 روپے وکالت مال ثالث تحریک جدید میں موجود ہے اور اسی طرح ان کے P.F کی رقم مبلغ -/1,64,660 روپے پراویڈنٹ فنڈ میں موجود ہے۔ لہٰذا یہ تینوں رقومات درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ملک عبدالرشید صاحب اعوان (والد)
2۔ مکرمہ عزیزہ شاہدہ صاحبہ (بیوہ)
3۔ مکرمہ نبیلہ شکیل صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ قدسیہ سلیم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عامر سعید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆......☆......☆

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں بارش سے موسم خوشگوار

مورخہ 22 جون 2016ء کی صبح تیز ٹھنڈی ہواؤں اور بارش سے ربوہ اور اس کے گردونواح کا موسم خوشگوار ہوگیا۔ رمضان المبارک میں واپڈا کی بڑھتی ہوئی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ اور گرمی کی شدت نے عوام الناس کو بہت پریشان کیا ہوا ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 23 جون

انتہائے سحر	**3:23**
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	**7:20**
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جون 2016ء

7:25 am	دینی و فقہی مسائل
9:15 am	درس القرآن
4:00 pm	درس القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرایہ پر دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سپیڈ اپ کارگو سروسز

مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
عوام کی سہولت کے لئے ہر فن اتوار کو بھی کھلا رہے گا
پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ: 0321-9990169

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

باٹا سیل میلہ

بچگانہ جوتے -/300 روپے
لیڈیز جوتے -/400 روپے
جینٹس سینڈل -/500 روپے
انشاء اللہ مورخہ 24 جون بروز جمعۃ المبارک
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس

لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
کرتے ہی کرتے
تمام ٹریڈ کی A Class Replica
1750 میں حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

ہر سال کی طرح اس سال بھی سپیشل رمضان آفر

واش اینڈ ویر سوٹ مردانہ	800 والا	500 روپے میں
مردانہ سوٹ	800 والا	600 روپے میں
کھدر کمالیہ اچھا سوٹ	800 والا	600 روپے میں
پرانکس کاٹن سوٹ	1000 والا	800 روپے میں
کاٹن رشید ٹیکسٹائل مل سوٹ	1400 والا	1000 روپے میں
کاٹن گل احمد سوٹ	1800 والا	1600 روپے میں

کلاسک لان پرنٹ 3P سوٹ	900 والا	700 روپے میں
کلاسک لان پرنٹ 3P سوٹ	1000 والا	800 روپے میں
پرنٹ لان شفون دوپٹہ 4P (سوہانی + گریس)	1200 والا	950 روپے میں
تمام برانڈ کی Replica سوٹ	2000 والا	1400 روپے میں
پرنٹ عربی لان سوٹ 2P	700 والا	500 روپے میں

نیز بوتیک کی تمام ورائٹی پر بھی سیل جاری ہے۔
نوٹ: ادارہ جات یا زیادہ مال کی خریداری پر سپیشل ڈسکاؤنٹ
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ: 0476213155

جی ہاں ضرور لگے گا
گرینڈ سیل میلہ
مورخہ 24 جون بروز جمعۃ المبارک
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

FR-10